

عدالتِ عظمیٰ پاکستان
(اختیارِ سماعت اپیل)

موجود:

جناب جسٹس شیخ عظمت سعید، جج
جناب جسٹس مشیر عالم، جج
جناب جسٹس دوست محمد خان، جج

عرضداشت برائے حصولِ اجازت اپیل نمبر ۱۵۱۵/۲۰۱۶
زیرِ شق نمبر ۱۸۵ از یلی شق نمبر (۳) آئینِ پاکستان مجریہ سال ۱۹۷۳ء
(بخلاف حکم نمبری ۲۰۵۲۰/۲۰۱۵ عدالتِ عالیہ لاہور، لاہور مورخہ ۲۰۱۶-۰۴-۰۵)

(سائل)

میاں نذیر احمد

بنام

- ۱۔ سرکار
- ۲۔ قومی محاسبی ادارہ انسداد بدعنوانی (نیب) بذریعہ صدر ادارہ جی۔۵۔۱۱،
شاہراہِ اتاترک، اسلام آباد
- ۳۔ نگرانِ خصوصی، قومی محاسبی ادارہ انسداد بدعنوانی (نیب) نیب دفتر،
ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور (مسئول علیہم)

منجانب سائلان: جناب ذوالفقار احمد بھٹہ، وکیل، عدالتِ عظمیٰ
جناب ارشد علی چوہدری، وکیل، عدالتِ عظمیٰ (غیر حاضر)
منجانب مسئول علیہم: جناب ناصر محمود مغل، وکیل استغاثہ وفاقی محاسبی ادارہ
محترمہ انیلہ ارم، معاون نگران، نیب

تاریخِ سماعت: ۰۶ جون ۲۰۱۶ء

حکم / فیصلہ

جسٹس دوست محمد خان:

مختصر خلاصہ مقدمہ:

سائل میاں نذیر احمد نے ساتھی ملزم محمد اسد لالی، حصول اراضی کے مجاز افسر اعلیٰ (کلکٹر) سے ساز باز کر کے بذریعہ جعلی، فرضی مختار نامہ اذان مسماں فرخندہ لودھی کو غیر قانونی طور پر استعمال میں لاتے ہوئے حکومتی خزانے سے مبلغ ۵۷۲۱۲۷ روپے نکال کر بغیر کسی ثالثی فیصلہ زیر قانون حصول اراضی مذکورہ رقم ہڑپ کی۔

۲۔ سائل عرصہ دس سال چار مہینے تک مقدمہ ہذا میں اشتہاری مفرور رہا جبکہ اسکی غیر موجودگی میں ساتھی ملزم محمد اسد لالی کو کافی عرصہ جیل میں گزارنے کے بعد عدالت ہذا سے قانونی نقطہ نظر سے مقدمے میں تاخیر کی بناء پر ضمانت دی۔ سائل نے بھی ضمانت کے لئے آئینی درخواست نمبر ۲۰۱۵/۱۶۰۴۱ عدالت عالیہ لاہور، لاہور میں دائر کی جو کہ واقعات اور شہادت بر مثل کی بنیاد پر مورخہ ۲۰۱۵-۰۷-۰۶ کو خارج کی گئی۔

۳۔ سائل نے چند ماہ گزارنے کے بعد جیل کے معالج سے خود کو پنجاب کے شعبہ امراض قلب، لاہور برائے رائے ماہرین/ معالجین بھجوا دیا، جنہوں نے دل کی شریانوں کی مخصوص آلے کے ذریعے نقش گیری مورخہ ۲۰۱۵-۱۲-۱۰ کو کی۔ جس سے معلوم ہوا کہ سائل کے شریان قلب کے اندر اضافی ریشہ موجود ہے لہذا جملہ دستاویزات نظر ثانی کمیٹی کے سامنے رکھے گئے اور بعدہ متبادل شریان عمل جراحی کے ذریعے لگا کر سائل کے قلب کو خون کی متواتر فراہمی کو یقینی بنایا اور ہسپتال سے فارغ ہوتے وقت ماہرین امراض قلب نے ان کو جو دوائی تشخیص کی۔ اس کو جاری رکھنے کی ہدایت کی اور آغاز میں ہفتہ وار معائنے کے لئے ہسپتال لانے کی تجویز دی۔

۴۔ آخری رائے معالجین کے مطابق سائل کے قلب کا عارضہ اب نہ ہونے کے برابر ہے تاہم جو ادویات تجویز کی گئی ہیں ان کو جاری رکھنے کا کہا گیا ہے۔ ماہر معالجین امراض قلب کی رائے میں اس قسم کا کوئی عندیہ نہیں دیا گیا ہے کہ قید و بند میں رہنے سے سائل کی زندگی کو یا صحت کو کوئی سنگین خطرہ لاحق ہے۔

۵۔ چونکہ عدالت عالیہ لاہور کے دو رکنی بینچ نے زیر نظر حکم میں مندرجہ بالا حقائق کا تقابلی جائزہ لے کر صحیح نتیجے پر پہنچنے میں کوئی قانونی یا ضابطے کی کوتاہی نہیں کی کہ جو عدالت عظمیٰ کی مداخلت کا باعث بن سکے۔

۶۔ لہذا ایسی صورت حال میں جبکہ سائل دس سال سے زائد عرصہ تک اشتہاری مفرور رہا اور معالجین خصوصی امراض قلب کی رائے اس کے حق میں نہیں ہے اس لیے سائل ضمانت پر رہائی کا مستحق نہیں گردانا جاسکتا۔ لہذا

عرضداشت ہذا ناقابل قبول سمجھی جا کر خارج کی جاتی ہے اور حصول اپیل کی اجازت سے معذرت کی جاتی ہے تاہم سائل کو جیل کے اندر اور معالجین خصوصی کے مشورہ کے مطابق طبی معائنے کے لئے بلا کسی عذر کے پیش کیا جاتا رہے تاکہ وہ تشخیص کردہ ادویات سے فائدہ مند ہوتا رہے۔

۷۔ یہاں پر اس مسئلہ اصول جو کہ عدالت عظمیٰ کے کئی نظائر پر مبنی ہے کا حوالہ دینا موزوں ہوگا کہ اگر کوئی ملزم ایسی سنگین مرض میں مبتلا ہو جس کا نہ تو قید و بند میں تسلی بخش علاج ممکن ہو اور نہ ہی جیل میں حوالاتی ملزم کو ہنگامی حالت میں ہنگامی بنیادوں پر ابتدائی طبی امداد فراہم کرنا ممکن ہو، نیز یہ کہ صرف اسی صورت میں حوالاتی ملزم کو ضمانت پر رہائی کا حقدار ٹھہرایا جاسکتا ہے جب اعلیٰ معالجین خصوصی کی قائم کردہ مجلس مکمل تحقیق کے بعد حتمی رائے دے کہ ایسے ملزم کے لیے مزید قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا ناممکن اور اسکی زندگی کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں یا وہ ایسے مودی مرض میں مبتلا ہو جو ساتھی قیدیوں کیلئے وبائی مرض کی شکل اختیار کر کے پورے جیل کے احاطے میں پھیلنے کا خدشہ ہو۔

۸۔ حکم عدالت میں پڑھ کر سنایا گیا۔

جج

جج

جج

(اشاعت کے لئے منظور)

اسلام آباد، ۰۶ جون، ۲۰۱۶ء

﴿ایم وسیم﴾